لگتا ہے، نا تجربہ کار نرس یا دائی وضع حمل کی تدابیر عمل میں لانا شروع کر دیتی ہے، مگر کئی دن تک وضع حمل نہیں ہوتا۔

علاج: جب قبض اور ریاح کا علاج کیا جائے تو تکلیف رک جائے گی۔ گلقند، گیسٹوفل، شربت پیپرمنٹ، کیسٹوول پلا سکتے ہیں۔ یا روغن بادام روغن ارنڈ (کسٹر آئل) پلائیں اللہ شفا دے گا۔

13۔ حاملہ کی بواسیر: حمل کے دوران اکثر پاخانہ کے ساتھ خون آنے لگتا ہے جس پر ناواقف عورتیں اپنے آپ کو بواسیر میں مبتلا سمجھتی ہیں۔ حقیقت میں اسے پیچش ہوتی ہے، دن میں تین بار خون آمیز آیا کرتا ہے۔ معلوم رہے کہ بواسیر کے مریض کو کئی کئی دن تک پاخانے کی حاجت نہیں ہوتی۔ جب ہوتی ہے تو سدہ بڑی مشکل سے خارج ہوتا ہے، جس کے ساتھ خون دھاروں کی شکل میں خارج ہونے لگتا ہے۔

علاج: اگر واقعی بواسیر ہو تو غدی عضلاتی ملین اور اعصابی غدی تریاق کھلائیں۔ اور غذائی اشیاء مکھن، بادام کھلا کر دودھ پلا دیں۔ مولی، شلغم اور ساگ کھلائیں۔ اگر پاخانہ کئی بار خون آمیز آئے تو پیچش کا علاج کریں۔

14۔ حاملہ کا جنون: غدی عضلاتی تحریک سے اعصاب میں سکون ہو کر ذہنی توازن بگڑ جاتا ہے جس سے مریضہ شعور سے باتیں نہیں کرتی یا اسے کسی چیز کے حاصل کرنے یا اسے کسی چیز سے دور رہنے کا خیال ہر وقت رہنے لگتا ہے۔

علاج: اخروٹ، خوبانی، بادام، ناشپاتی، پستہ، خربوزہ، میٹھا امرود، شلغم، مولی، مونگ دال، دلیہ گندم، بکری گائے اونٹنی کا دودھ و گھی، وزیتون و شہد کا استعمال مفید رہے گا۔

15۔ حاملہ کی خارش: حمل کے دوران اکثر حاملہ عورتوں کو شرمگاہ میں خارش ہونے لگتی ہے، کھجلانے سے مقام ماؤف زخمی ہو جاتا ہے۔

علاج: اول نیم یا بیری کے پتوں کے جوشاندے سے استنجا کریں پھر یہ نسخہ استعمال کریں: غدی عضلاتی اکسیر ایک تولہ، کافور دو گرام ویزلین پانچ تولہ ملا کر بوقت ضرورت اندام نہانی پر لگائیں۔ اگر فوری طور پر یہ چیزیں نہ ملیں تو ملتانی مٹی یا خطمی کا لعاب لگائیں۔ غدی عضلاتی ملین کو تیل میں جلا کر صاف کر کے لگائیں۔ ان شاء اللہ آرام آ جائیگا۔ (حوالہ: امراض نسواں از حکیم محمد یاسین رحمہ اللہ)

☆☆☆☆☆

حالات حاضرہ

گرد و پیش

مظفر بلغاری

نئی حکومت کے سو دن:

پی پی پی کی حکومت کے سو دن پورے ہو چکے ہیں۔ عوام کو ان سے گلے شکوے ہیں کہ سو دن مکمل ہونے کے باوجود ججز بحالی عمل میں آئی نہ آٹا، چینی، گھی اور چاول کی قیمتوں پر قابو پایا جا سکا۔ بے روزگاری کے باعث واردات میں اضافہ معمول بن چکا ہے۔ پی پی والے الیکشن سے قبل بانگ دہل وعدہ کرتے تھے کہ غریب عوام کو ان کی حکومت روٹی، کپڑا اور مکان فراہم کرے گی۔ لیکن بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیش نظر عوام کی معاشی حالت ڈاؤن ہوگئی ہے۔ پی پی نے کسی کو مکان دیا نہ کپڑا اور نہ ہی روٹی دی، بلکہ چیزوں کی قیمتیں بڑھا کر غریب کے منہ سے نوالہ چھین لیا۔ سو دن کا دورانیہ اس تلخ حقیقت کا اظہار کرتا ہے کہ عوام حکومت سے تنگ آ چکے ہیں کہ اس دور میں مہنگائی آسمان سے بات کرنے لگی ہے۔ بنابریں موجودہ حکومت سے ان کو بجا طور پر توقع تھی کہ مہنگائی پر قابو پائے گی لیکن آس یاس میں بدل گئی۔ چیزوں کی قیمتوں میں کمی کیا ہوتی؟ کھٹا کھٹ اضافہ ہونے لگا، دریں حالت غریبوں کا جینا مشکل ہو چکا ہے۔ چولہے بجھے ہوئے ہیں اور غریب روزگار کو ترستے ہیں۔

پی پی سوشلزم کی حامی جماعت ہے اور غریبوں کو ریلیف دینا اسکا اولین مقصد ہے۔ ''جمہوریت'' پر ''پکا یقین'' رکھنے کے باعث پی پی والے طاقت کا سرچشمہ اللہ پاک کے بجائے عوام کو سمجھتے ہیں لیکن غریبوں کے درد کا درماں ہونے کا دعویٰ ظاہرا جھوٹ معلوم ہوتا ہے۔ اسی لئے امریکہ کی چھتری تلے اپنے اقتدار کو طول دینے کے علاوہ اسے کسی چیز کی فکر نہیں۔ ٹی وی پر لوگوں کی زبانی مہنگائی کے متعلق گلے شکوے سن کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ تعجب ہے کہ اربابِ اقتدار ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

دھماکے:

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں جب بھی کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آتا ہے تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔ لیکن کیا کریں پچھلے چند سالوں سے روزانہ بم دھماکے ہوتے ہیں، یہ دل دہلا دینے والے واقعات معمول بن چکے ہیں۔ جن میں قیمتی جانوں کے ضیاع کے علاوہ بہت سا جسمانی اور مالی نقصان ہو رہا ہے۔ 11 جولائی کو حاجی کیمپ اسلام آباد میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد قتل ہوئے۔ پاکستان میں قتل و غارت گری اور بم دھماکوں کے ذمہ دار افراد کو کبھی سزا نہیں دی گئی حتی کہ چوٹی کے قائدین جیسے لیاقت علی خان، جنرل ضیاء الحق، علامہ احسان الٰہی ظہیر اور بے نظیر بھٹو کے قتل میں ملوث افراد کو کیفر کردار تک نہیں پہنچایا گیا اور یہ حوادث تا حال معمہ

معمہ بے ہوئے ہیں، مشیر داخلہ رحمان ملک کی جانب سے بیان آیا ہے کہ ان کی حکومت بے نظیر کے قتل کو لیاقت علی خان کے قتل کی طرح معمہ نہیں بننے دے گی اللہ کرے کہ اس کا کوئی مثبت نتیجہ سامنے آئے۔﴿ولكم في القصاص حيوة يا أولي الألباب لعلكم تتقون﴾

پی پی اور نواز شریف:

پی پی اور میاں نواز شریف ماضی میں ایک دوسرے کے حریف تھے۔طویل جلا وطنی کے دوران ایک دوسرے کے حلیف بن گئے۔ریاض میں چارٹر آف ڈیموکریسی پر میاں صاحب اور محترمہ نے دستخط کئے، میاں صاحب محترمہ کی شہادت کے موقع پر تعزیت کے لئے نوڈیرو تشریف لے گئے۔

۱۸ فروری کو الیکشن میں پی پی کی واضح کامیابی کو میاں صاحب نے تسلیم کیا اور اپنی طرف سے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔اسی طرح P.M.L اور A.N.P کے اشتراک سے مرکز میں پی پی کی حکومت بنی، ن لیگ سے وزراء بھی لئے گئے لیکن معاہدہ بھوربن پر عمل درآمد میں پی پی کی طرف سے تاخیری حربہ سامنے آیا تو ن لیگ کے وزراء مستعفی ہوگئے اس کے باوجود ن لیگ حکومتی اتحاد کا حصہ ہے۔آصف علی زرداری صاحب کئی بار میاں صاحب سے ملنے رائیونڈ گئے، ن لیگ کے ساتھ کئے ہوئے معاہدے کے تحت عدلیہ بحال ہوئی نہ صدر مشرف کا مؤاخذہ عمل میں آیا اس کے باوجود میاں صاحب نے زرداری کے ساتھ رشتہ وفا برقرار رکھا ایسے اصحابِ وفا خال خال نظر آتے ہیں جب یہ لوگ نہ ہوں گے تو ہمیں شاہ نفیس کی زبان میں کہنا پڑے گا۔

وہ جن کے دم سے جنسِ وفا تھی گراں بہا
وہ لوگ بزمِ دہر سے نایاب ہو گئے

خواتین کانفرنس:

اسلام آباد میں ۹ جولائی کو شہدائے لال مسجد سے متعلق کانفرنس منعقد ہوئی۔محترمہ ام حسان نے اس کی صدارت فرمائی۔ اجلاس میں کہا گیا کہ شہدائے لال مسجد کی قربانیاں رنگ لائیں گی اور پاکستان میں اسلامی نظام نافذ ہوگا۔کانفرنس میں گورنمنٹ سے مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان میں فوراً اسلامی نظام نافذ کیا جائے، جامعہ حفصہ دوبارہ تعمیر کیا جائے، جامعہ فریدیہ کو بحال کیا جائے اور مولانا عبدالعزیز کو باعزت طریقے سے رہا کیا جائے۔ اجلاس میں شریک ہزاروں برقع پوش خواتین نے ہاتھ ہلا ہلا کر اس کی تائید فرمائی۔مشیر داخلہ کی جانب سے خبر چھپی ہے کہ جامعہ حفصہ کی طالبات کے جائز مطالبات پورے کئے جائیں گے۔موجودہ حکومت جلد ہی ان مظلومین کو انصاف فراہم کریں ورنہ ان کی بددعا سے پچھلی حکومت کی طرح یہ حکومت بھی عوامی نفرت کی آگ میں جل کر بھسم ہو جائے گی۔